

قَالَ فَمَا خَطْبَكَ يَا سَامِرِيٌّ ۝ قَالَ بِضَرْبِتِ بِمَالِمِيْضَرِّ اِبْهَقَبْضَتْ قَبْصَةً فَنَأَثَرَ الرَّسُولُ

فَنَبَذَثَهَا وَكَذَلِکَ سَوَّلَثَ لِنَفْسِی (ط۔ ۹۷، ۹۶)

اُس (موئی) نے کہا پس اے سامری! تیرا کیا معاملہ ہے؟ اُس نے کہا میں نے وہ بات جان لی تھی جسے یہ نہیں پاسکے۔
تو میں نے رسول کے نقش قدم سے کچھا پنا لیا پھر اسے بچینک دیا اور میرے نفس نے میرے لیے یہی کچھا چھا کر کے دکھایا۔

ہر مرسل کے زمانہ میں بطالوی، میر اور عبد الحکیم مرتضی جیسے لوگ پیدا ہوتے رہتے ہیں

عزیزم محترم ڈاکٹر عبد الغنی صاحب۔ تماش بینوں، منافقوں اور پاکھنڈیوں سے ہوشیار باش

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔

عزیزم محترم۔ آپ نے اپنی مورخہ ۲۳ مئی ۱۹۸۴ء کی ای میل میں پیشگوئی مصلح موعود کے حوالہ سے خاکسار سے چند سوالات پوچھے تھے۔ میں آپ کے سوالوں کے حوالہ سے آپ کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ خاکسار نے ۲۰ فروری ۱۹۸۸ء کی الہامی پیشگوئی کی اپنی تحریر و تقریر میں ہر رنگ اور ہر رزاویہ سے اس قدر تشریح و توضیح کر دی ہے کہ اس سے زیادہ میں آپ کو یا کسی اور کو کیا بتاؤ؟ الہامی پیشگوئی مصلح موعود کی آپ کو کیوں سمجھ نہیں آ رہی اور اس حوالہ سے آپ کا کیا الیہ ہے؟ اسے خاکسار تو نہیں جانتا لیکن آپ کو اس کا ضرور ادراک ہو گا۔ ۲۰ فروری ۱۹۸۸ء کی الہامی پیشگوئی کا موضوع اتنا واقعی اور اتنا وسیع ہے کہ خاکسار نے اسکی وضاحت میں ہزاروں صفحات لکھ چھوڑے ہیں۔ عزیزم ڈاکٹر صاحب:- جاننا چاہیے کہ سمجھ انہیں آیا کرتی ہے جو سمجھنا چاہیں اور ہدایت انہیں ملا کرتی ہے جو صمیم قلب سے ہدایت کے متنالاشی ہوں۔ جو سمجھنا نہ چاہیں اور جنہیں ہدایت کی خواہش نہ ہو تو ایسے لوگوں کو ہر زمانے کا مرسل بشمول حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبی صالی اللہ علیہ السلام اور حضرت امام مہدی و مسیح موعودؑ بھی ہدایت نہیں دے سکے تھے تو بھلا ایسے لوگوں کو میں کس طرح سمجھا سکتا یا ہدایت دے سکتا ہوں۔ میں یہاں آپ سے اتنی درخواست کروں گا کہ پیشگوئی مصلح موعود کے حوالہ سے خاکسار کی کتاب غلام مسیح الزماں اور میرے دو ماضی میں نمبر ۹۲ (نشان رحمت یعنی موعود زکی غلام۔۔۔ ہی مصلح موعود ہے) اور نمبر ۷۹ (زکی غلام اور مصلح موعود دونوں ایک ہی شخصیت کے دونام ہیں) میں بیان کردہ میری گذارشات کو آپ تقویٰ، دیانتداری اور حضرت امام مہدی و مسیح موعودؑ کی درج ذیل نصیحت کی روشنی میں پڑھیں۔ آپ فرماتے ہیں:-

”اصل بات یہ ہے کہ جب تک انسان کسی بات کو خالی الذہن ہو کر نہیں سوچتا اور تمام پہلوؤں پر توجہ نہیں کرتا اور غور سے نہیں سنتا۔ اُس وقت تک پرانے خیلات نہیں چھوڑ سکتا۔ اس لیے جب آدمی کسی نئی بات کو سنبھلے تو اسے نہیں چاہیے کہ سُنْتَهُ هی اُس کی مخالفت کیلئے تیار ہو جاوے بلکہ اُس کا فرض ہے کہ اُس کے سارے پہلوؤں پر پورا فکر کرے اور انصاف اور دیانت اور سب سے بڑھ کر خدا تعالیٰ کے خوف کو منظر کھکر تھائی میں اس پر سوچے۔“ (ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۱۲۶)

عزیزم عبد الغنی صاحب۔ ۲۰ فروری ۱۹۸۸ء کی الہامی پیشگوئی نشان رحمت میں مصلح موعود کی الہامی بشارت زکی غلام کے الفاظ میں نازل ہوئی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے ۲، ۷ نومبر ۱۹۰۷ء کے دن آخری بار پھر انہیں الفاظ میں الہامی بشارت دے کرنہ صرف اس حقیقت پر مہر

تصدیق ثبت کر دی کہ مصلح موعود یعنی پسر موعود جماعت احمدیہ میں ۶، ۷ نومبر ۱۹۰۸ء کے بعد پیدا ہو گا بلکہ اس بات کا بھی فیصلہ فرمادیا کہ وہ موعود مصلح ملهم کے جسمانی لڑکوں میں سے نہیں ہو گا۔ واضح رہے کہ یہ اللہ تعالیٰ کا فیصلہ ہے نہ کہ کسی انسان کا کیونکہ کسی کو مصلح موعود بنانا یا نہ بنانا اللہ تعالیٰ کا کام ہے نہ کہ ملہم کا یا افراد جماعت کا۔ امید ہے اب آپ کو علم ہو گیا ہو گا کہ مصلح موعود حضور کا کوئی جسمانی لڑکا نہیں تھا بلکہ آپ کے اس روحانی فرزند (مصلح موعود) نے مورخہ ۶، ۷ نومبر ۱۹۰۸ء کے بعد جماعت احمدیہ میں پیدا ہونا تھا۔ عزیزم محترم۔ پیشگوئی مصلح موعود کے حوالہ سے جہاں تک آپ کے سوالات کا تعلق ہے تو یہ صرف مبہم ہیں بلکہ ان میں کوئی ربط بھی نہیں ہے۔ اور مزید برآں آپ نے اُن وجوہات اور دلائل کا بھی ذکر نہیں کیا جو کہ آپ کے سوالات کی بنیاد ہیں۔ مثلاً جب میں قادیانی خلفاء اور مولویوں پر یہ سوال کرتا ہوں کہ جناب مرزا محمود احمد کس طرح پیشگوئی مصلح موعود کے مصدقہ ہیں؟ تو آپ کو واضح رہے کہ میں سوال سے پہلے جماعتی خلفاء اور علماء کے آگے وہ تمام دلائل اور براہین رکھتا ہوں جو کہ جناب مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کے دعویٰ مصلح موعود کو جھلاتے ہیں۔ آپ نے اپنی ای میل میں خاکسار سے جو سوالات پوچھے ہیں۔ میرا آپ سے سوال ہے کہ وہ کیا دلائل اور براہین ہیں جن کی بدولت آپ کے یہ سوالات پیدا ہوئے ہیں؟ ثانیاً آپ کو چاہیے کہ آپ اپنے سوالوں اور انکی وجوہات کی وضاحت اردو زبان میں کریں تاکہ کسی کو کچھ سمجھ تو آسکے۔ اب آپ کی مبہم اور بے ربط باتوں کا کوئی کیا جواب لکھے۔ میں سمجھتا ہوں کہ پیشگوئی مصلح موعود کے حوالہ سے آپ کی یہ حالت صرف عدم علم اور قلت تدبر کی وجہ سے ہے۔ اب میں آپ کے مبہم اور نامعقول سوالات کی طرف آتا ہوں۔ آپ مورخہ ۳ مئی ۱۹۰۵ء کی اپنی ای میل میں خاکسار سے سوال کرتے ہیں:-

(1) MY QUESTION TO MY LEADER HZT ABDUL GHAFFAR ALAIHISSALAM THAT HAZOOR AS TOLD IN SUBZ ISHTIAR (PAGE 7 AT FOOTNOTE) THAT HE HAS NOT COMMITTED ANY IJTHADI MISTAKE IN UNDERSTANDING PAISHGOI MUSLEH MAUD??

(۱) قولہ--- میرے فائد حضرت عبد الغفار سے میرا سوال ہے کہ حضور نے سبز اشتہار کے صفحے ۷ حاشیہ پر فرمایا ہے کہ آپ نے پیشگوئی مصلح موعود کو سمجھنے میں کوئی اجتہادی غلطی نہیں کی ہے؟؟

الجواب--- عزیزم عبد الغنی صاحب۔ آپ نے حضور کے حوالہ سے جو کہا ہے وہ بالکل غلط ہے کیونکہ حضور نے اپنے حوالہ میں اجتہادی غلطی کی بجائے الہامی غلطی کا ذکر فرمایا ہوا ہے۔ اب اجتہادی غلطی اور الہامی غلطی دونوں میں بڑا فرق ہے۔ اجتہادی غلطی سے مراد ہے کہ کسی الہامی پیشگوئی کی تشریح و توضیح اور تعین میں ملہم سے کسی اجتہادی غلطی کا صادر ہو جانا۔ جیسا کہ ۲۰ فروری ۱۸۸۲ء کی الہامی پیشگوئی مصلح موعود میں ملہم نے غلط اجتہاد کی وجہ سے موعود زکی غلام کو اپنا جسمانی لڑکا خیال فرمایا تھا۔ لیکن برخلاف اسکے الہامی غلطی ایک شے دیگر ہے۔ الہامی غلطی سے مراد ہے کہ کسی ملہم کو نفس الہام میں غلطی کا لگ جانا۔ مثلاً جب کوئی ملہم اپنے کسی نفسانی خیال کو اللہ تعالیٰ کا الہام سمجھ بیٹھتا ہے تو ایسی غلطی الہامی غلطی کہلاتی ہے نہ کہ اجتہادی غلطی۔ مثلاً خلیفہ ثانی صاحب اپنے ایک طویل خواب میں اپنے ایک الہام کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ انہیں یہ الہام ہوا تھا۔ ”وَأَنَا الْمَسِيحُ الْمُؤْمِنُ دَمَشِيلُهُ وَخَلِيفَتُهُ“۔ اب اگر یہ الہام سچا ہوتا اور اللہ تعالیٰ نے

آپ کو موعود زکی غلام بنایا ہوتا تو پھر آپ کی دین کبھی قطع نہ ہوتی۔ آپ کی شرگ کا قطع ہونا اس حقیقت کا قطعی ثبوت ہے کہ آپ کا یہ الہام رحمانی ہونے کی بجائے نفسانی تھا۔ یہ الہامی غلطی کی مثال ہے۔

حضرت احمدؓ نے سبز اشتہار (روحانی خزانہ جلد ۲ صفحہ ۳۵۳ حاشیہ) کے مذکورہ صفحہے حاشیہ پر فرمایا ہے۔ ”مگر اس عاجز کی کسی پیشگوئی میں کوئی الہامی غلطی نہیں۔“ اس کا مطلب ہے کہ حضورؐ نے فرمایا ہے کہ میری الہامی پیشگوئیاں سچی ہیں اور ان میں کوئی الہامی غلطی نہیں۔ لیکن جہاں تک اجتہادی غلطی کا سوال ہے تو ایسی اجتہادی غلطی تو ہر سچے علم سے ہو سکتی ہے۔ سبز اشتہار کے اسی حاشیہ میں حضورؐ نے حضرت موسیٰؓ اور حضرت عیسیٰؓ کی اجتہادی غلطیوں کا ذکر فرمایا ہے۔ علاوہ اسکے آپؓ اپنی کتاب ”آسمانی فیصلہ“ میں فرماتے ہیں:-

(۱) ”اب فرض کے طور پر کہتا ہوں کہ اگر ہم اپنے اجتہاد سے کسی بچہ پر یہ خیال بھی کر لیں کہ شاید یہ وہی پس موعود ہے اور ہمارا اجتہاد خطا جائے تو اس میں الہام الہی کا کیا قصور ہوگا۔ کیا نبیوں کے اجتہادات میں اس کا کوئی نمونہ نہیں۔“ روحانی خزانہ جلد ۳ صفحہ ۳۳۱

آپؓ اپنی کتاب ”حجۃ اللہ“ (مطبوعہ ۱۸۹۷ء) میں فرماتے ہیں:-

(۲) ”اور یہ کہنا کہ اس لڑکے (بشير احمد اول۔ ناقل) کو بھی مسعود کہا ہے۔ تو اے نا بکار مسعودوں کی اولاد مسعودہ ہی ہوتی ہے۔ الا شاذ نادر۔ کون باپ ہے جو اپنے لڑکے کو سعادت اطاوار نہیں بلکہ شکاوتوں اطاوار کہتا ہے۔ کیا تمہارا یہی طریقہ ہے؟ اور بالفرض اگر میری یہی مراد ہوتی تو میرا کہنا اور خدا کا کہنا ایک نہیں ہے۔ میں انسان ہوں ممکن ہے کہ اجتہاد سے ایک بات کہوں اور وہ صحیح نہ ہو۔“ (روحانی خزانہ جلد ۱۲ صفحہ ۱۵۸)

اسی سلسلہ میں اپنی کتاب ”تریاق القلوب“ میں فرماتے ہیں:-

(۳) ”ہاں اگر ہم نے محض اپنے اجتہاد سے یہ خیال کیا ہو کہ شاید یہی لڑکا مردان خدا میں سے ہوگا۔ تو یہ الہام الہی پر الزام نہیں۔“ اپنی اجتہادی باتوں کو خطاط میں معصوم نہیں سمجھتے۔ ہمیں ملزم کرنے کیلئے ہمارا کوئی الہام پیش کرنا چاہیے۔ اجتہادی غلطی نبیوں اور رسولوں سے بھی ہو جاتی ہے جس پر وہ فائم نہیں رکھے جاتے۔“ (روحانی خزانہ جلد ۱۵ صفحہ ۱۵۵-۱۵۶)

(۴) حضرت امام مہدی و مسیح موعود فرماتے ہیں۔ ”نبیاء اور ملہمین صرف وحی کی سچائی کے ذمہ دار ہوتے ہیں اپنے اجتہاد کے کذب اور خلاف واقعہ نکلنے سے وہ ماخوذ نہیں ہو سکتے کیونکہ وہ انکی اپنی رائے ہے نہ خدا کا کلام۔“ (اعجاز احمدی۔ روحانی خزانہ جلد ۱۹ صفحہ ۱۱۵)

(۵) حضرت حکم وعدل اپنی کتاب ازالہ اوہام میں فرماتے ہیں:- ”مگر پیشگوئیوں کے بارہ میں جب کہ خدا تعالیٰ کے پاک نبیوں کی رائے اجتہادی غلطی سے معصوم نہیں رہ سکتی پھر مسلم صاحب کی رائے کیونکہ معصوم ٹھہرے گی۔“ (روحانی خزانہ جلد ۳ صفحہ ۱۷۲)

(۶) آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں۔ ”مَا حَدَّثْنَا كُمْمَنْ عَنْ عَنْدِ اللَّهِ سَبَبَ حَانَةَ فَهُوَ حَقٌّ وَ مَا قُلْتُ فِيهِ مِنْ قَبْلِ نَفْسِي“ (ترمذی۔ ابواب الصلوٰۃ۔ باب ماجاء فی وصف حدیث نمبر ۱۱۰ الصلوٰۃ) فَإِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ أَخْطِئُ وَ أَصِيبُ۔ (نبراس شرح الشرح العقائد النسفی ۲۹۲)، یعنی جوبات میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے کہوں وہ حق ہے مگر جو اسکی تشریح میں اپنی طرف سے کروں اسکے متعلق یاد رکھو کہ میں انسان ہوں۔ بھی

میرا نیاں درست ہوگا اور کبھی نادرست۔ اسی طرح لکھا ہے:- ”أَنَّ النَّبِيَّ وَالْمُحَمَّدُ قَدْ يَجْتَهِدُ فِي كُونُ حَطًا۔“ (نبراس شرح الشرح العقائد النسفی ۲۹۲) کہ آنحضرت ﷺ کئی دفعہ اپنی وجی کی تعبیر یا تشریح اپنی طرف سے فرماتے تھے تو بعض دفعہ غلط بھی ہوتی تھی۔“ (احمد یہ پاکٹ بک - صفحہ ۵۰)

عزیزم۔ خاکسار نے جو مذکورہ بالاحوالہ جات پیش کیے ہیں۔ ان سے یہ قطعی طور پر ثابت ہوتا ہے کہ پیشگوئیوں کی تشریح و توضیح اور تعین میں نبیوں سے اجتہادی غلطی ہو سکتی ہے اور حضور بڑی وضاحت کیسا تھا فرماتے ہیں کہ کسی پیشگوئی میں آپ سے بھی اجتہادی غلطی ہو سکتی ہے تو پھر آپکا حضور کی طرف یہ بات منسوب کرنا کہ ان سے الہامی پیشگوئی مصلح موعود میں اجتہادی غلطی نہیں ہو سکتی لتنی بڑی غلط بات ہے جو آپ حضور کی طرف منسوب کر رہے ہیں؟ آنحضرت ﷺ اور حضرت امام مہدی و مسیح موعودؑ کے متذکرہ بالا اقتباسات سے دونتاں بحث برآمد ہوتے ہیں۔

[اولاً]۔۔۔ معتبر ہونے (authenticity) کے لحاظ سے ملہم کا اجتہادی کلام اور اس پر نازل ہونیوالا الہامی کلام دونوں برابر نہیں ہو سکتے۔ کلام الہامی ہر قسم کی غلطی سے پاک ہوتا ہے جبکہ انبياءؐ چونکہ بشر ہوتے ہیں الہذا انکے اپنے کلام میں اجتہادی غلطی واقع ہو سکتی ہے اور یہ کوئی بڑی بات نہیں۔

[ثانیاً]۔۔۔ کسی نبی کے اجتہادی کلام اور اسکے الہامی کلام میں اگر کوئی تضاد (contradiction) پیدا ہو جائے تو ہمیں ان دونوں کلاموں میں تطبیق (likening) پیدا کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ اور اگر ان میں تطبیق پیدا نہ ہو سکے تو پھر ہمیں بہر حال نبی کے الہامی کلام یعنی وجی کی پیروی کرنی چاہیے۔ آپکا حضرت امام مہدی و مسیح موعودؑ کے متعلق یہ فرمانا کہ انہیں پیشگوئی مصلح موعود کے سلسلہ میں اجتہادی غلطی نہیں لگی ہے بالکل ایک انتہائی غلط بات ہے جو آپ غلط فہمی اور عدم علم کی وجہ سے حضور کی طرف منسوب کر رہے ہیں۔

حضرت حکم و عدلؓ اپنی کتاب **انوار الاسلام** میں پیشگوئیوں کے حوالہ سے فرماتے ہیں:۔۔۔ ”یہ بھی ایک سنت اللہ ہے کہ وہ اپنی پیشگوئیوں اور نشانوں کو اس طور سے ظہور میں لاتا ہے کہ وہ ایک خاص طائفہ کیلئے مفید ہوں جو اسکے کاموں میں تدبیر کرنیوالے اور سوچنے والے اور اسکی حکمتوں اور مصالح کی تہہ تک پہنچنے والے اور عقلمند اور پاکیزہ طبع اور لطیف افسوس اور زیرک اور متقی اور اپنی فطرت سے سعید اور شریف اور نجیب ہوں اور اس طائفہ کو وہ باہر رکھتا ہے جو سفلہ مزاج اور جلد باز اور سطحی خیالات والے اور حق شناسی سے عاجز اور سوء ظن کی طرف جلد جھکنے والے اور فطرتی شکاوتوں کا اپنے پردا غر کھتے ہیں۔ وہ نافہموں کے دلوں پر رجس ڈال دیتا ہے یعنی کچھ پردا رکھ دیتا ہے تب ان کو نور ایک تاریکی دھماکی دیتا ہے اور اپنی آرزوں کی پیروی کرتے ہیں اور ان کو چاہتے ہیں اور سوچنے کا مادہ نہیں رکھتے۔ اور خدا تعالیٰ کی اس فعل سے غرض یہ ہوتی ہے کہ خبیث کو طیب کیسا تھا شامل نہ ہونے دے اور اپنے نشانوں پر ایسے پردے ڈال دے جو ناپاک طبع کو پاکوں کے ساتھ شامل ہونے سے روک دیں اور پاک طبع لوگوں کا ایمان زیادہ کریں اور علم زیادہ کریں اور معرفت زیادہ کریں۔ اور صدق و ثبات میں ترقی دیں اور اُنکی زیرکی اور حقائق شناسی دنیا پر ظاہر کریں اور ان کو اس کرشمان اور بے عزتی سے محفوظ رکھیں جو اس حالت میں متصور

ہے۔ کہ جب ایک کج طبع اور سفلہ خیال اور نفس پرست اور نادان ان کی جماعت میں شامل ہو جائے اور ان کے ہم پہلو جگہ لے اور چونکہ خدا تعالیٰ کا ارادہ ہوتا ہے جو اسکی جماعت کے آب زلال کیسا تھا کوئی پلید مادہ نہ مل جائے۔ اس لیے وہ ایسی خصوصیت کیسا تھا پنے نشانوں کو ظاہر کرتا ہے کہ جس خصوصیت سے غبی اور ناپاک طبع لوگ حصہ نہیں لے سکتے۔ اور صرف اس رفع الشان نشان کو رفع الشان لوگ دریافت کرتے ہیں۔ اور اپنے ایمان کو اس سے زیادہ کرتے ہیں اور خدا تعالیٰ قادر تھا کہ کوئی ایسا نشان دکھاتا کہ تمام موٹی عقل کے آدمی اور پست فطرت انسان جو صد ہانفسانی زنجیروں میں بیٹلا ہیں بدیہی طور پر اپنی نفسانی خواہشوں کے مطابق اُس کو مشاہدہ کر لیتے۔ مگر درحقیقت نہ کبھی ایسا ہوا اور نہ ہوگا اور اگر کبھی ایسا ہوتا اور ہر ایک کج فطرت اپنی خواہشوں کے مطابق نشان دیکھ کر تسلی پالیتے تو گو خدا تعالیٰ تو ایسا نشان دکھلانے پر قادر تھا اور اس بات پر قدرت رکھتا تھا کہ تمام گردنیں اس نشان کی طرف جھک جائیں اور ہر ایک نوع فطرت اُس کو دیکھ کر سجدہ کرے مگر اس دنیا میں جو ایمان بالغیب پر اپنی بنارکھتی ہے اور تمام مدارنجات پانے کا ایمان بالغیب پر ہے وہ نشان حامی ایمان نہیں ہو سکتا تھا۔ بلکہ ربانی وجود کا سارا پرده کھول کر ایمانی انتظام کو بلکل بر باد کر دیتا اور کسی کو اس لائق نہ رکھتا کہ وہ خدا تعالیٰ پر ایمان لا کر ثواب پانے کا مستحق رہے کیونکہ بدیہیات کا ماننا ثواب کا موجب نہیں ہو سکتا۔، (انوار الاسلام۔ روحانی خزانہ جلد ۹ صفحہ ۲۰-۲۱)

(2) HAS MASSIAH MAUD TOLD FALSE ILHAM AND KASHF FOR GRANTING TO HIM ONE NISHAN E REHMAT AND ZAKI GHULAM?????

(۲) قولہ۔۔۔ کیا مسیح موعود نے ایک نشان رحمت اور زکی غلام عطا کیے جانے کا (نعوذ بالله) جھوٹا الہام اور کشف بنایا تھا؟؟؟؟
الجواب۔۔۔ اب آپ کے اس سوال کی کوئی سمجھنیں آتی کہ آپ کہنا یا پوچھنا کیا چاہتے ہی؟ آپ نے خاکسار کے حوالہ سے یہ جوابت کی ہے۔ آپ کو چاہیے تھا کہ آپ خاکسار کی اُس تحریر کا حوالہ دیتے جہاں سے اس قسم کا سوال پیدا ہو سکتا ہے۔ آپ بغیر کسی ثبوت کے ایک غلط بات اپنے پاس سے گھڑ کرنا جائز طور پر میرے حوالہ سے حضرت احمدؓ کی طرف منسوب کر رہے ہیں۔ میں نے پیشگوئی مصلح موعود کی جو تفسیر اور توضیح کی ہے یا پیشگوئی مصلح موعود کے حوالہ سے جو میرا نظریہ ہے اُس میں سے تو ایسا سوال پیدا ہی نہیں ہو سکتا۔ اور اگر آپ کے خیال کے مطابق پیدا ہو سکتا ہے تو آپ کو چاہیے تھا کہ سوال کرنے سے پہلے خاکسار کی تحریر کا وہ حوالہ پیش کرتے۔

آپ کو واضح رہے کہ حضرت امام مہدی مسیح موعودؑ کو ایک نشان رحمت کے حوالہ سے زکی غلام کی جو بشارت ہوئی تھی۔ یہ الہامی بشارت قطعی طور پر سچی تھی۔ ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کی الہامی پیشگوئی مصلح موعود کے حوالہ سے آپ کا مذکورہ بالا بہتان آپ کے علم، یقین اور دماغ میں خلل کی طرف اشارہ کر رہا ہے و گرنہ جس انسان کا حضرت مرزا صاحبؒ کی صداقت پر پختہ یقین ہوا سکے دل و دماغ میں اس قسم کا شک و شبہ پیدا ہی نہیں ہو سکتا۔ ثانیاً۔ آپ کے مذکورہ بالا بہتان سے یہ مترشح ہو رہا ہے کہ آپ اپنے عدم علم کی وجہ سے نشان رحمت اور زکی غلام کو دوالگ الگ وجود سمجھ رہے ہیں۔ حالانکہ میں اپنی کتب اور مضمایں میں اسکی وضاحت کر چکا ہوں کہ موسوی مریم علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے جس زکی غلام کی بشارت بخشی تھی۔ اسے ہی اللہ تعالیٰ نے وَرَحْمَةً فَتَأْفِي رُحْمَةً فَتَأْفِي فرمایا کہ اپنی رحمت کا نشان قرار دیا تھا۔ لہذا اس سے قطعی طور پر ثابت ہو گیا کہ محمدی مریم حضرت مرزا غلام احمدؑ کو ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کی الہامی پیشگوئی میں جس نشان رحمت کا وعدہ دیا گیا تھا۔ وہ زکی غلام ہی تھا۔ اس کا

مطلوب یہ ہے کہ نشان رحمت اور زکی غلام دو الگ وجود نہیں بلکہ یہ ایک ہی وجود ہے اور اسے ہی ملہم نے مصلح موعود فرمایا ہوا ہے۔

(3) HAD GOD TOLD HZT MIRZA ALAIHISALAM WRONG WHO FORGOT TO TELL THE PUBLIC

THAT THERE ARE TWO BOYS IN THE PAISHGOI INSTEAD OF ONE??

(۳) قولہ۔۔۔ کیا خدا تعالیٰ نے حضرت مرزا کو غلط بتایا تھا جو آپ لوگوں کو یہ بتانا بھول گئے کہ پیشگوئی میں ایک کی بجائے دو لڑکوں کی بشارت دی گئی تھی؟؟

الجواب: آپ کا یہ سوال بھی آپ کے عدم علم اور آپ کے دماغی خلل کا بھانڈا پھوڑ رہا ہے ورنہ ایک صحت مندا اور صاحب علم احمدی کے دل و دماغ میں اس قسم کا سوال پیدا ہی نہیں ہو سکتا۔ آپ کو واضح رہے جیسا کہ میں اپنے مضامین میں وضاحت کرچکا ہوں کہ اگرچہ حضور آغاز میں دو وجودوں (وجیہہ اور پاک لڑکا اور زکی غلام) کو ایک ہی وجود سمجھ بیٹھے تھے لیکن پھر اللہ تعالیٰ نے آپ کو الہاماً بتا دیا کہ الہامی پیشگوئی مصلح موعود میں ایک کی بجائے دو وجودوں کی بشارت دی گئی ہے۔ اور پھر آگے آپ نے لوگوں کو بھی بتا دیا تھا کہ ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کی الہامی پیشگوئی میں یہ دو وجود تھے جنہیں میں ایک سمجھ بیٹھا تھا۔ جیسا کہ آپ فرماتے ہیں:- ”یہ عبارت کہ خوبصورت پاک لڑکا۔۔۔ جو آسمان سے آتا ہے۔ یہ تمام عبارت چند روزہ زندگی کی طرف اشارہ ہے کیونکہ مہماں وہی ہوتا ہے جو چند روزہ کرچلا جاوے اور دیکھتے دیکھتے رخصت ہو جائے۔ اور بعد کافقرہ مصلح موعود کی طرف اشارہ ہے اور آخر تک اُسکی تعریف ہے۔ بیس ۲۰ فروری کی پیشگوئی۔۔۔ دو پیشگوئیوں پر مشتمل تھی جو غلطی سے ایک سمجھی گئی۔ اور پھر بعد میں الہام الہی نے اس غلطی کو رفع کر دیا۔“ (تذکرہ صفحہ ۱۰۹ / مکتبہ ۳ دسمبر ۱۸۸۷ء بنام حضرت خلیفۃ المسیح اولؑ مکتبات احمد جلد ۲ صفحہ ۵)

اب حضورؐ کے ان الفاظ کا کیا مطلب ہے کہ۔۔۔ ”۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کی الہامی پیشگوئی دو پیشگوئیوں پر مشتمل تھی جو غلطی سے ایک سمجھی گئی۔“ حضورؐ نے ان الفاظ میں بتایا ہے کہ ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کی الہامی پیشگوئی میں دو پیشگوئیوں یعنی دو وجودوں کی بشارت دی گئی تھی جس کو آپ ایک پیشگوئی یا ایک وجود سمجھ بیٹھے تھے۔ پھر حضورؐ فرماتے ہیں کہ۔۔۔ ”اور پھر بعد میں الہام الہی نے اس غلطی کو رفع کر دیا۔“ حضورؐ صاف صاف بتا رہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے میری اس اجتہادی غلطی کو بذریعہ الہام دو فرمادیا۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ آپ کا یہ سوال ہی بالکل غلط اور بے معنی ہے۔ آپ ایک غلط بات حضورؐ کی طرف منسوب کر رہے ہیں۔ اور ایک متقدی اور صاحب علم احمدی کے دل و دماغ میں ایسا سوال پیدا ہی نہیں ہو سکتا۔ ہاں یہ بات ضرور ہے کہ زکی غلام کے حوالہ سے حضورؐ ساری زندگی اس اجتہادی غلطی میں بتا ضرور ہے کہ یہ میرا جسمانی لڑکا ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے زکی غلام کے متعلق آپ کی وفات تک الہامی بشارتیں نازل فرمائے۔ آپ پر بالواسطہ رنگ میں ظاہر فرمادیا تھا کہ یہ زکی غلام آپ کا جسمانی لڑکا ہونے کی بجائے روحانی فرزند ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ اپنے الہام میں فرماتا ہے:-

دُو شَبَّهَ بِهِ مَبَارِكٌ دُو شَبَّهَ بِهِ فَرَزَنْدٌ لِبَنْدَ كَرَامِيْ إِرْ جَمَنْدٌ مَظَهَرُ الْأَوَّلِ وَالْآخِرِ مَظَهَرُ الْحَقِّ وَالْعَلَاءُ كَانَ اللَّهُ نَزَّلَ مِنَ السَّمَاءِ۔

جہاں تک آپ نے حضرت مرزا صاحبؓ کے بھولنے کی بات کی ہے۔ تو سلسلہ میں عرض ہے کہ آپ قطعاً نہیں بھولے تھے بلکہ آپ نے کھوں کر لوگوں کو بتایا تھا کہ ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کی الہامی پیشگوئی ایک کی بجائے دو پیشگوئیوں پر مشتمل تھی۔ جس کا خاکسارا اور

ثبت پیش کرچکا ہے۔ اور آپکو یہ بات بھی اپنے پیش نظر رکھنی چاہیے کہ مرسل علیم خبیر ہونے کی بجائے بشر ہوتے ہیں۔ اور یہ علم و خبر اللہ تعالیٰ کی مرضی ہوتی ہے کہ وہ کسی مرسل کو کسی پیشگوئی کے پارے میں کتنا علم دینا چاہتا ہے؟ جیسا کہ اسی ضمن میں حضور غفرماتے ہیں:-

”درachi bat yeh hے کہ بسا اوقات آنیاء علیہ السلام اور دوسرے ملہمین پر ایسے امور ظاہر کیے جاتے ہیں کہ وہ اسرار استعارات کے رنگ میں ہوتے ہیں اور آنیاء علیہ السلام ان کو اسی طرح لوگوں پر ظاہر کر دیتے ہیں جس طرح وہ سنتے یاد کیجھتے ہیں اور ایسا بیان کرنا غلطی میں داخل نہیں ہوتا کیونکہ اسی رنگ اور طرز سے وحی نازل ہوتی ہے اور یہ بھی ضروری نہیں ہوتا کہ الہامی اور کشفی پیشگوئیوں کے تمام استعارات کا نبی کو علم دیا جائے کیونکہ بعض ابتلاء جو پیشگوئیوں کے ذریعہ سے کسی زمانہ کیلئے مقدر ہوتے ہیں۔ وہ علم کی اشاعت کی وجہ سے قائم نہیں رہ سکتے اور یہ بھی ممکن ہے کہ پیشگوئیوں کے بعض اسرار سے نبیوں کو اطلاع دی جائے مگر ان کو ان اسرار کے افشاء سے منع کیا جائے۔ بہر حال یہ امور نبوت کی شان سے ہرگز منافی نہیں ہیں کیونکہ کامل اور غیر محدود علم خدا تعالیٰ کی ذات سے خاص ہے۔“ (ایام الصلح۔ روحاںی خزانہ

جلد ۱۲ صفحہ ۶۷

(4) HAVE YOU BEEN TOLD BY ILHAM/KASHF THAT TF IT WAS FOR TWO BOYS OR GOD AND MIRZA SAHIB ARE MISTAKEN(NAOUZOBILLAH)???????

الجواب: --- وسط ستمبر ۱۹۸۳ء میں ایک مبارک سجدہ کے واقعہ کے بعد بھی میں احمد یہ ہو شل دار الحمد میں ہی تھا کہ ایک دن اللہ تعالیٰ نے مجھے فرمایا تھا:- اے عبدالغفار! ”اب تو حصول علم کے حوالہ سے مدد مانگنے کیلئے کسی کے پاس نہ جانا۔ اب میں تجھے علم دون گا اور تو لوگوں کو لاجواب کر دے گا۔“ علم کے حوالہ سے اس الہی بشارت کے بعد اُس وقت مجھے یہ علم نہیں تھا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے جس علم کا وعدہ فرمایا ہے۔ اس علم کی نوعیت کیا ہوگی اور یہ کس قسم کا علم ہوگا؟ بعد ازاں جب علم منا شروع ہوا تو پھر مجھے پتہ چلا کہ یہ علم اللہ تعالیٰ کے کامل علم اور معرفت سے متعلقہ ہے اور بطور خاص یہ سارا علم خاکسار کو ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کی الہامی پیشگوئی کی حقیقت کے حوالہ سے دیا جا رہا تھا۔

خاکسار بارہا اس حقیقت کا اظہار اپنے مضامین، کتب اور اپنی تقاریر میں کرچکا ہے اور مجھے آپکے بارے میں جیرانی ہے کہ آپ کو اس حوالہ سے یقین کیوں نہیں آ رہا؟ جیسا کہ میں اپنی تحریر و تقاریر میں بیان کرچکا ہوں کہ ۲۰ رفروری ۱۸۸۶ء کی الہامی پیشگوئی ملہم پر اولاً اور اصلاً انشان رحمت یعنی زکی غلام کے بارے میں نازل ہوئی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے ملہم کی اولاد اور اُسکی جماعت کی آزمائش کرنے کیلئے اسی الہامی پیشگوئی مصلح موعود میں بطور فرع لڑکے کی صنمی پیشگوئی بھی نازل فرمادی۔ آپ کو واضح رہے کہ اس الہامی پیشگوئی میں نہ اللہ تعالیٰ کو غلطی لگی اور نہ ہی نفس الہام کے حوالہ سے ملہم کو کوئی غلطی لگی تھی۔ لیکن یہ الہامی پیشگوئی اتنی پیچیدہ اور دقیق ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل اور اُسکے سمجھائے جانے کے بغیر کسی انسان کا اپنی عقل کے ذریعہ اس پیشگوئی کا سمجھنا اور دوسروں کو سمجھنا نہ صرف محال بلکہ ناممکن بھی ہے۔ میں آپ سے سوال کرتا ہوں کہ اگر اللہ تعالیٰ نے مجھے بذریعہ وحی والہام اس الہامی پیشگوئی کی حقیقت کا علم نہ دیا ہوتا تو پھر مذہبی اعتبار سے

میرے جیسا ان پڑھا اور اُمی انسان پیشگوئی مصلح موعود کے حوالہ سے جماعت احمد یہ محمود کے خلفاء اور علماء کامنہ کس طرح بند کر سکتا تھا اور علم و معرفت کے حوالہ سے بھی اپنوں اور غیروں سب کامنہ کس طرح بند کر سکتا تھا؟ آپ کا یہ سوال بھی نہ صرف بے ٹکا اور بے جوڑ ہے بلکہ آپ کے کسی ذہنی فتور کی طرف بھی اشارہ کر رہا ہے۔ **أَفَلَا تَعْقِلُونَ**

(5) GOD IS TRUE OR MIRZA SAHIB IS TRUE?

(۵) قولہ۔۔۔ کیا خدا سچا ہے یا مرز اصحاب سچے ہیں؟

الجواب۔۔۔ عزیزم۔ میرا آپ سے پھر سوال ہے کہ آپ کا یہ سوال کہاں سے پیدا ہوا ہے؟ آپ نے ان وجوہات اور دلائل کا ذکر کیوں نہیں کیا جہاں سے اس قسم کے سوال کے پیدا ہونے کا جواز پیدا ہوتا ہو۔

میں جس طرح اور جس انداز سے پیشگوئی مصلح موعود پر روشنی ڈال چکا ہوں اس لحاظ سے آپ کا یہ سوال ہی نہ صرف نامعقول ہے بلکہ آپ کی جہالت کی بھی خبر دے رہا ہے۔ الہامی پیشگوئی مصلح موعود کے حوالہ سے اللہ تعالیٰ بھی سچا ہے اور ملهم بھی سچے تھے۔ صرف اللہ تعالیٰ نے الہامی پیشگوئی مصلح موعود کے حوالہ سے ملهم پر اپنا الہامی کلام اس انداز میں نازل فرمایا تھا کہ جسے اللہ تعالیٰ کے سماج نے کے بغیر کوئی اپنی عقل سے اسکی حقیقت سے آگاہ نہ ہو سکے۔ اور یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ نے ملهم کی اولاد اور اُسکی جماعت کے ایمان اور تقویٰ کی پڑتال کرنے کی غرض سے کیا تھا۔

(6) ARE YOU WRONG OR MISTAKEN OR MISUNDERSTANDING THE PAISHGOI MUSLEH MAUD??

(۶) قولہ۔۔۔ کیا پیشگوئی مصلح موعود کی تفہیم کے حوالہ سے آپ غلط ہیں یا غلطی خورده یا غلط فہمی کا شکار ہیں؟؟؟

الجواب۔۔۔ بڑے افسوس کی بات ہے کہ آپ اپنی جہالت اور قلت تدبر کی وجہ سے اپنی جھوٹی آنا تو تسلیم دینے کیلئے خاکسار پر بغیر کسی دلیل کے غلطی خورده ہونے کا جھوٹا الزام لگاتے پھر ہے ہیں۔ آپ کی لیاقت کا تو یہ حال ہے کہ آپ دوسروں سے اپنا مااضی میر بھی صحیح طرح بیان نہیں کر سکتے چہ جائیکہ دوسروں پر اس قسم کے جھوٹے اور بے بنیاد الزامات لگاتے پھریں۔ خاکسار دلائل اور برائیں کے ذریعہ جماعت احمد یہ رب وہ لا ہو اور دوسرے تمام نام نہاد مدعاویوں کامنہ بند کر کے کھڑا ہے اور یہ سارے خاکسار کا سامنا کرنے کی بجائے میدان سے بھاگ چکے ہیں۔ اور عجیب حیرانگی کی بات ہے کہ آپ مدھوٹی میں لوگوں کامنہ بند کر نیوالے شخص کے متعلق اپنے کسی اندر وہی بعض کی وجہ سے بغیر کسی دلیل کے غلطی خورده ہونے کا جھوٹا اور ناپاک الزام لگاتے پھر ہے ہیں۔ عزیزم۔ میرا آپ سے سوال ہے کہ آپ کے اس جھوٹے الزام کی آپ کے پاس کیا دلیل ہے؟؟؟ اگر آپ کے پاس کوئی ایسی دلیل تھی تو آپ نے سوال کرنے سے پہلے اس کا ذکر کیوں نہیں کیا؟؟ اس کا حوالہ کیوں نہیں دیا؟؟ آپ کے سوالوں سے قطعی طور پر ثابت ہے کہ آپ نہ صرف پیشگوئی مصلح موعود کے حوالہ سے کلیّۃ لعلم ہیں بلکہ سخت غلطی خورده بھی ہیں۔ بکر ہا ہوں جنوں میں کیا کیا کچھ کچھ نہ سمجھے خدا کرے کوئی

ایک انعامی چیز: اگر آپ پیشگوئی مصلح موعود کے حوالہ سے بشیر احمد اول کا موعود زکی غلام ہونا ثابت کر کے دکھادیں یا آپ وجہہ اور پاک اٹڑ کے اور زکی غلام دونوں کا ایک وجود ہونا ثابت کر کے دکھادیں تو آپ کی خدمت میں منہ مانگا انعام پیش کروں گا۔ کیا آپ کے پاس اتنا علم

اور عقل اور اتنی جرأت ہے کہ آپ یہ کام کر کے دکھائیں۔ اور اگر آپ یہ کام نہیں کر سکتے (کیونکہ نہ بشیر احمد اول زکی غلام تھا اور نہ ہی وجیہہ اور پاک لڑکا اور زکی غلام دونوں ایک وجود ہیں) تو پھر آپ اس فضول یا وہ گوئی سے پرہیز کر کے صرف اپنی آخرت اور اپنے خاتمہ باخیر ہونے کیلئے دعا کیا کریں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو سمجھو اور عقل دے اور مزید ٹھوکروں سے بچائے آمین۔

(7) THE SECOND PART OF THE PROPHECY RELATE TO "MUSLEH MAUD "NAMELY FAZLE, MAHMOOD, BASHIR SANI AND FAZL E UMAR.

(۷) **قولہ**۔۔۔ پیشگوئی کا دوسرا حصہ مصلح موعود سے متعلقہ ہے اور فضل، محمود، بشیر ثانی اور فضل عمر اسکے نام ہیں۔

الجواب۔۔۔ خاسار اپنی تحریروں اور تقاریر میں بخوبی وضاحت کر چکا ہے کہ ۲۰ رفروری ۱۸۸۴ء کی الہامی پیشگوئی چار حصوں پر مشتمل ہے۔ اللہ تعالیٰ نے پہلا حصے میں مصلح موعود کی نشان رحمت کے طور پر ملهم کو بشارت بخشی ہے۔ اسی ابتدائی حصہ میں اللہ تعالیٰ نے نشان رحمت کو قدرت، رحمت، قربت، **فضل** اور احسان کا نشان قرار دینے کیسا تھا ساتھ اُسے فتح اور ظفر کی **کلید** بھی قرار دیا ہے۔ علاوہ اسکے اسی حصہ میں اللہ تعالیٰ نے اُسکے نزول کے اغراض و مقاصد اور مجرموں کی راہ ظاہر ہونے کی بھی خبر دی ہے۔ دوسرا حصہ میں اللہ تعالیٰ نے ایک کی بجائے دو (۲) وجودوں کی بشارت دی ہے۔ جیسا کہ وہ فرماتا ہے:۔۔۔ ”سو تجھے بشارت ہو کہ ایک وجیہہ اور پاک لڑکا تجھے دیا جائے گا۔ ایک زکی غلام (لڑکا) تجھے ملے گا۔“

الہامی پیشگوئی کے تیسرا حصہ میں اللہ تعالیٰ نے موعود وجیہہ اور پاک لڑکا کے متعلق وضاحت فرمائی ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔۔۔ ”وہ لڑکا تیرے ہی تخم سے تیری ہی ذریت نسل ہوگا۔ خوبصورت پاک لڑکا تمہارا مہمان آتا ہے۔ اُس کا نام عنمو ایل اور بشیر بھی ہے۔ اسکو مقدس روح دی گئی ہے۔ اور وہ رجس سے پاک ہے۔ وہ نور اللہ ہے۔ مبارک وہ جو آسمان سے آتا ہے۔“

الہامی پیشگوئی کے آخری اور چوتھے حصے میں اللہ تعالیٰ نے پھر زکی غلام (نشان رحمت) کی خصوصیات اور اُسکے مجوزہ کاموں کا مفصل ذکر فرمایا ہے۔ الہامی پیشگوئی کا یہ حصہ اس طرح شروع ہوتا ہے:۔۔۔ ”اُس کیسا تھا فضل ہے۔ جو اُسکے آنے کے ساتھ آیا گا۔۔۔ وَ كَانَ أَمْرًا مَقْضِيًّا۔۔۔ تک“

عزیزم:۔ آپ نے سوال میں فرمایا ہے کہ:۔۔۔ ”پیشگوئی کا دوسرا حصہ مصلح موعود سے متعلقہ ہے“ حالانکہ یہ پیشگوئی کے دوسرا حصے کی بجائے مصلح موعود سے متعلقہ پیشگوئی کا چوتھا اور آخری حصہ ہے۔ اس حصے میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔۔۔ ”اُس کیسا تھا **فضل** ہے۔ جو اُسکے آنے کے ساتھ آیا گا۔۔۔“ یہاں اُس کیسا تھا سے مراد وہ موعود لڑکا ہے جس کا اس سے پہلے الہامی پیشگوئی کے تیسرا حصہ میں ذکر ہو چکا ہے۔ آپ کو یہ بھی واضح رہے کہ یہاں **فضل** سے مراد وہی **فضل** ہے جس کے متعلق اللہ تعالیٰ الہامی پیشگوئی کے پہلے اور ابتدائی حصہ میں فرماتا ہے کہ:۔۔۔ ”**فضل** اور احسان کا نشان تجھے عطا ہوتا ہے“۔۔۔ یہ **فضل** وہی نشان رحمت ہے جس کے متعلق اللہ تعالیٰ نے ۲۰ رفروری ۱۸۸۶ء کی الہامی پیشگوئی ملہم پر نازل فرمائی تھی اور یہی ملہم کے بقول مصلح موعود تھا۔ یہ **فضل** اور احسان کا نشان ملہم کے گھر میں بطور جسمانی لڑکا پیدا ہی نہیں ہوا تھا۔ لہذا آپ کو یہ بات ہمیشہ یاد رکھنی چاہیے کہ پیشگوئی مصلح موعود ۲۰ رفروری ۱۸۸۶ء کی الہامی پیشگوئی کے پہلے فقرہ سے

شروع ہو جاتی ہے۔۔۔ ”میں تجھے ایک رحمت کا نشان دیتا ہوں اُسی کے موافق جتوںے مجھ سے مانگا۔ سو میں نے تیری تضرعات کو سنا اور تیری دعاوں کو اپنی رحمت سے بپایہ قبولیت جگہ دی۔۔۔“ آپ نشان رحمت کے حوالے سے اپنی ای میل میں لکھتے ہیں:-

(8) GOD TOLD HAZOOR AS SO BASHARAT HO" AIK WAJEE O PAK LARKA TAMEIN DIA JAEY
GA-AIK ZAKI GHULAM TAMEIN MILAY GA" WO LARKA TAERY HEE TUKHM AUR ZURIAT AUR
NASLE HUGA"

(۸) **قولہ**۔۔۔ خدا نے حضورؐ کو فرمایا سو بشارت ہو ”ایک وجیہ اور پاک لڑکا تمہیں دیا جائے گا۔ ایک زکی غلام تمہیں ملے گا، وہ لڑکا تیرے ہی تخم اور ذریت اور نسل ہو گا،“

الجواب:- عزیزم محترم عبدالغئی صاحب:- آپ اپنی ای میل میں لکھی ہوئی تحریر کا مجموعہ اشتہارات جلد اول صفحات ۱۰۰ اور تذکرہ چوتھا ایڈیشن صفحہ ۱۰۹ پر شائع شدہ الہامی عبارت سے موازنہ کریں۔ کیا مذکورہ جگہوں پر ملہم نے اسی طرح الہامی عبارت لکھوائی ہوئی ہے جس طرح کہ آپ اسے پیش کر رہے ہیں؟؟ ہرگز ہرگز نہیں۔ آپ کو واضح رہے کہ عبارت میں جہاں فُل سٹاپ آجائے تو انسان کسی کو سمجھانے کیلئے وہاں کامے لگا سکتا ہے۔ لیکن جہاں کوئی فُل سٹاپ بھی نہ ہو وہاں اپنی طرف سے کامے ڈالتے پھرنا کیا ایسا فعل لفظی تحریف کے زمرے میں نہیں آتا ہے؟؟ ثانیاً موعود لڑکے اور موعود زکی غلام کے بارے میں الہامی عبارت اس طرح ہے۔ ”سو تجھے بشارت ہو کہ ایک وجیہہ اور پاک لڑکا تجھے دیا جائے گا۔ ایک زکی غلام (لڑکا) تجھے ملے گا۔ وہ لڑکا تیرے ہی تخم سے تیری ہی ذریت نسل ہو گا۔“

الہامی عبارت میں۔۔۔ ایک زکی غلام (لڑکا) تجھے ملے گا۔ وہ لڑکا تیرے ہی تخم سے تیری ہی ذریت نسل ہو گا کے درمیان فُل سٹاپ ہے۔ یہ بتانے کیلئے کہ یہ دونوں الگ الگ فقرات دو الگ الگ وجودوں کیلئے ہیں لیکن آپ نے اپنی ای میل میں خیانت کرتے ہوئے دونوں فقرات کے درمیان جو فُل سٹاپ تھا اس کا اندر ارج نہیں کیا ہے؟؟ کیا آپ ایسا کر کے لفظی تحریف کے مرتكب نہیں ہوئے ہیں؟؟ آپ نے ایسا کیوں کیا ہے؟؟ کیا آپ کا یہ فعل یہودیانہ نہیں ہے؟؟ ۔۔۔

شور ہے ہو گئے دنیا سے مسلمان نا بود	ہم یہ کہتے ہیں کہ تھے بھی کہیں مسلم موجود؟
وضع میں تم ہونصاری تو تمدن میں ہنود	یہ مسلمان ہیں! جنہیں دیکھ کے شرما نہیں یہود
یوں تو سید بھی ہو، مرزا بھی ہو، افغان بھی ہو	تم بھی کچھ ہو، بتاؤ تو مسلمان بھی ہو

کیا آپ اس الہامی پیشگوئی کو محمودی خلیفوں اور مولویوں کی طرح اپنی خواہش کے مطابق ڈھالنا چاہتے ہیں۔ وہ بھی رسالہ الوصیت میں حضورؐ کی تحریر میں سے۔۔۔ اور جب تک کوئی خدا سے روح القدس پا کر کھڑا نہ ہو سب میرے بعدمل کر کام کرو۔“ (روحانی خزانہ جلد ۲۰ صفحات ۳۰ تا ۳۰) لکھنا اور پڑھنا چھوڑ دیتے ہیں۔ محمودی خلیفے اور مولوی تو گراہ ہو چکے ہیں۔ تبھی وہ لفظی اور معنوی تحریف کا ارتکاب کرتے ہیں۔ عزیزم محترم۔ محمودی خلیفوں اور مولویوں کی طرح کیا آپ بھی گراہ ہو چکے ہیں؟ آپ کو اللہ تعالیٰ سے ڈرنا چاہیے اور الہامی پیشگوئی جس طرح ملہم پر نازل ہوئی تھی اور جس طرح بوقت اشاعت اُس نے لکھوائی تھی۔ آپ کو چاہیے کہ آپ اسے اُسی طرح لکھیں اور

اس میں اپنی طرف سے کوئی جمع تفرقی نہ کریں۔ اندھیرے لاکھ پھیلاؤ یہاں تم مگر سورج کو ہم ڈھلنے نہ دیں گے

(9) YOUR KIND ANSWERS ARE EARNESTLY REQUESTED??

(۹) قوله۔۔۔ آپکے مہربان جوابات کیلئے سنجیدگی سے درخواست کی گئی ہے۔

الجواب۔۔۔ عزیزم محترم ڈاکٹر عبدالغنی صاحب۔ آپکے مہم اور بے تک سوالوں کے جوابات خاکسار نے آپکی درخواست اور خواہش کے مطابق سنجیدگی سے دیئے ہیں۔ جیسا کہ خاکسار نے اپنے جوابی مضمون کے شروع میں آپ سے درخواست کی ہے کہ آپ حضورؐ کی نصیحت کی روشنی میں تقویٰ اور دینداری کیسا تھا میری کتاب **غلام مسیح الزماں** اور میرے مذکورہ **دونوں مضامین** کا مطالعہ کریں۔ جب آپ ایسا کریں گے تو اُمید ہے اللہ تعالیٰ آپکی راہنمائی فرمائے گا اور آپ کو ۲۰ فروری ۱۸۸۸ء کی الہامی پیشگوئی کی سمجھ آجائے گی۔

ایک آخری عرض ناصحانہ اور تنبیہ۔۔۔ عزیزم:۔۔۔ میری خواہش تھی اور اب بھی ہے اور میں آپ کیلئے دعا نہیں بھی کرتا رہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو ہدایت بھی دے اور آپ کا خاتمہ بالخير بھی کرے۔ لیکن ہدایت کس کو دینی ہے اور ہدایت کے کون لائق ہے؟؟؟ اس کا علم نہ ہم انسانوں کو ہے اور نہ ہی یہ فیصلہ ہم نے کرنا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ اپنے پیارے نبی ﷺ کو مخاطب کر کے فرماتا ہے:۔۔۔ إِنَّكَ لَا تَهْدِي مَنْ أَхَبَبْتَ وَلَكِنَّ اللَّهَ يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ وَهُوَ أَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِينَ (القصص۔ ۷۵) یقیناً جسے تو چاہے ہدایت نہیں دے سکتا لیکن اللہ جسے چاہے ہدایت دے سکتا ہے اور وہ ہدایت پانے کے اہل لوگوں کو خوب جانتا ہے۔

آپ کو واضح رہے کہ اگر اللہ تعالیٰ اپنے کسی بندے کو ہدایت دیتا ہے اور وہ بندہ ہدایت پا کر خاکسار کی جماعت میں شامل ہو جاتا ہے تو میں ایسے موننوں کی نہ صرف قدر کرتا ہوں بلکہ انہیں عزت کی نگاہ سے بھی دیکھتا ہوں۔ لیکن اگر کوئی ہدایت پانے کے بعد آپکی طرح اپنی بدختی یا کسی پوشیدہ گناہ یا معصیت کی وجہ سے ہدایت سے محروم ہو کر خاکسار کی جماعت کو چھوڑتا ہے۔ تو اُس کے اس رویے اور فعل کا خاکسار اور میری جماعت پر کوئی آثر نہیں پڑے گا (انشاء اللہ تعالیٰ)۔ **اللہی جماعتوں میں اس قسم کے آنے اور جانیوالوں کا سلسلہ جاری رہتا ہے اور اس کا صادق کی صحت پر کبھی کوئی آثر نہیں پڑتا۔**

عزیزم:۔۔۔ سامری کون تھا؟؟؟ وہ اولاً حضرت موسیٰ علیہ السلام کا مومن تھا۔ بعد ازاں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی عدم موجودگی میں اُسکے نفس نے اُسے کچھ سبز باغ دکھانے اور پھر اسی نفس کے ہاتھوں نہ صرف مرتد ہوا بلکہ شرک کی بلا میں بنتا ہو کر بہت سارے بنی اسرائیلیوں کی گمراہی کا موجب بھی بنا۔ بدجنت سامری کے اس رویے کا حضرت موسیٰ علیہ السلام کی صداقت پر کوئی آثر نہیں پڑا تھا۔ اسی طرح موسوی مریمؑ کے موعودہ کی غلام کے بعض حواری بھی اسی قسم کی بدختی کا شکار ہوئے اور ابتلا میں پڑ کر ان میں سے ایک بدجنت نے آپ پر لعنت بھیجی اور دوسرے بدجنت نے چند روپوں کے عوض آپ کو پکڑا دادیا۔ ان بدجنت حواریوں کے اس فعل کا حضرت مسیح عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کی صداقت پر کچھ آثر نہیں پڑا تھا۔ محمدی مریم حضرت مرزاغلام احمدؓ اپنی کتاب آئینہ کمالات اسلام میں اسی حوالہ سے لکھتے ہیں:۔۔۔ **حضرت مسیح علیہ السلام سے بہتر (۲۷)** آدمی اُوائل میں اس بد خیال سے پھر گئے اور مرتد ہو گئے کہ آپ نے اُن کو کوئی نشان نہیں دکھلایا۔ اُن میں سے بارہ قائم رہے اور بارہ میں سے پھر ایک مرتد ہو گیا اور جو قائم رہے اُنہوں نے آخر میں بہت سے نشان دیکھے اور عند اللہ صادق

شار ہوئے۔” (آنکنہ کمالات اسلام۔ روحانی خزانہ جلد ۵ صفحہ ۳۵۵)

عزیزم محترم:- سوا ایک صدی قبل مولوی محمد حسین بطالوی برائیں احمدیہ کے حوالہ سے اپنے رسالہ **اشاعت اللہ** میں لکھتے ہیں۔

”یہ کتاب اس زمانہ میں موجودہ حالت کی نظر سے ایسی کتاب ہے جس کی نظیر آج تک اسلام میں شائع نہیں ہوتی اور آئندہ کی خبر نہیں لعلَّ اللہ یُحِدِّثُ بَعْدَ ذَلِكَ أَمْرًا۔ اور اس کا مؤلف بھی اسلام کی مالی و جانی و قلمی و لسانی و حالی و قائل نصرت میں ایسا ثابت قدم نکلا ہے جس کی نظیر مسلمانوں میں بہت کم پائی جاتی ہے۔ ہمارے ان الفاظ کو کوئی ایشیائی مبالغہ سمجھے تو ہم کو کم سے کم ایک ایسی کتاب بتادے جس میں جملہ فرقہ ہائے مخالفین اسلام خصوصاً آریہ و برمومساج سے اس زور شور سے مقابلہ پایا جاتا ہو۔ اور دو چار ایسے اشخاص انصار اسلام کی نشان دہی کرے جنہوں نے اسلام کی نصرت مالی و جانی و قلمی و لسانی کے علاوہ حالی نصرت کا بھی بیڑا اٹھالیا ہو۔ اور مخالفین اسلام اور منکرین الہام کے مقابلہ میں مردانہ تحدی کے ساتھ یہ دعویٰ کیا ہو کہ جس کو وجود الہام کا شک ہو وہ ہمارے پاس آ کر اس کا تجربہ و مشاہدہ کر لے۔ اور اس تجربہ و مشاہدہ کا اقوام غیر کو مزہ بھی چکھا دیا ہو۔“ (اشاعت اللہ جلد ۶ صفحہ ۱۷۰، ۱۶۹)

سامعین کرام:- حضرت مرزا صاحب کیسا تھا سال ہا سال کی محبت اور عقیدت اور آپ کے روحانی اور تجزیع علمی کے اقرار کے باوجود مولوی بطالوی صاحب کی بد نجتی اُن پر غالب آئئی اور حسد کی آگ نے انہیں گراہ کر دیا اور وہ انتقامی آگ میں جلنے لگے۔ حضور کے تصنیف کردہ رسائل فتح اسلام اور توضیح مرام پڑھ کر مولوی بطالوی اپنے رسالہ ”اشاعت اللہ“ میں آپ کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ وہ۔۔۔

”اہل اسلام کی پبلک میں کہتا ہے کہ مسیح موعود جس کے قیامت سے پہلے آنے کی قرآن و حدیث میں خبر ہے میں ہوں اور حضرت مسیح ابن مریم نبی اللہ فوت ہو چکے ہیں۔“

بطالوی آگے لکھتے ہیں:- ”اس صورت میں **اشاعت اللہ** کا خصوصیت کیسا تھا فرض ہے کہ وہ اس فتنہ کو روکے۔ اور جملہ مضمایں سابقہ چھوڑ کر ہمہ تن اسی کے دعاوی کے رد کے درپے ہو۔ اسکے اصول باطلہ کا ابطال کرے اور اصول حقہ اسلامیہ کی حمایت عمل میں لاوے۔ اسکی موجودہ جماعت و جمیعت کو تتر بر کرنے میں کوشش کرے اور آئندہ مسلمانوں خصوصاً اہل حدیث کو جن کا یہ خادم ہے اس جماعت میں داخل ہونے سے بچاوے۔“

بطالوی مزید آگے لکھتے ہیں:- ”اشاعت اللہ کا ریویو برائیں اس کو امکانی ولی و ہم نہ بنا تا تو وہ اپنے سابقہ الہامات مندرجہ برائیں احمدیہ کی وجہ سے تمام مسلمانوں کی نظر وہ میں بے اعتبار ہو جاتا۔۔۔ صرف اشاعت اللہ کے ریویو نے فرقہ اہل حدیث اور اپنے خریداروں کے خیال میں اسکے الہام و ولایت کا امکان جما رکھا تھا اور اس کو حامی اسلام بنارکھا تھا۔۔۔ **لہذا اسی** (اشاعت اللہ) کا فرض اور اسکے ذمہ یہ ایک قرض تھا کہ اُس نے جیسا اسکو دعاویٰ قدیمہ کی نظر سے آسمان پر چڑھایا تھا ویسا ہی ان دعاویٰ جدیدہ کی نظر سے اس کو زمین پر گردے اور تلائی مافات عمل میں لاوے۔ جب تک یہ تلائی پوری نہ ہو لے تب تک بلا ضرورت شدید کسی دوسرے مضمون سے تعرض نہ کرے۔“

عزیزم:- آپ کو واضح رہے کہ حضرت مرزاغلام احمدؓ نے اپنے معتقدین سے مورخہ ۲۳ ربما ۱۴۸۹ھ کے دن بیعت لی تھی۔ بیعت

کنندگان کی ترتیب میں حضرت مولوی نور الدین^ر کا پہلا نمبر تھا اور میر عباس علی لدھیانوی کا دوسرا نمبر تھا۔ بعد ازاں جب حضور نے ۱۸۹۱ء کے اوائل میں اپنے مسح موعود ہونے کا اعلان فرمایا تو اس پر میر عباس علی لدھیانوی کا ایمان ڈگ کرنے لگا۔ اور اُس نے اس قسم کی باتیں کرنی شروع کر دیں کہ---

”ج تو یہ ہے کہ اور مولویوں کے پاس تو حیات مسح کی کوئی دلیل نہیں اور حضرت مرزا صاحب کے پاس اپنے دعویٰ کی کوئی دلیل نہیں ہے۔“ (تذكرة المهدی صفحہ ۱۵۸)

عزیزم محترم ڈاکٹر عبدالغنی صاحب:۔ میر عباس علی کا یہ ابتلاء بھی اسی قسم کا تھا جیسا کہ خاکسار کے دعویٰ موعود زکی غلام مسح الزماں ہونے کے حوالہ سے آپ کو درپیش ہوا۔ اور پھر مباحثہ لدھیانہ کے دوران یہی میر عباس علی مولوی محمد حسین بٹالوی (جو کتب کالاناگ کے نام سے مشہور تھے) کے ہتھے چڑھ گئے اور اُس نے اپنے دجل اور مکرو弗ریب سے میر صاحب کو مرتد کر دیا۔ جیسا کہ پیر سراج الحق صاحب نعمانی اسکی تفصیل میں یوں لکھتے ہیں:--

”عباس علی مباحثہ [یہ مباحثہ ۲۰ جولائی ۱۸۹۱ء سے ۳۰ جولائی ۱۸۹۱ء تک لدھیانہ میں جاری رہا۔ نقل] کے ایام میں مولوی محمد حسین کے مکان پر جانے لگے اور جانے کی یہ ضرورت ہوئی کہ ایام مباحثہ میں جو پرچہ مولوی محمد حسین کا نقل کے بعد منگوایا جاتا تو عباس علی کو بھیجا جاتا۔ پس یہ جانا عباس علی کا غصب ہو گیا اور یہ پھنس گیا مولوی محمد حسین اور محمد حسن ان کو کھانا کھلانے لگے اور جب یہ جاتے تو سرو قد تعظیم کو کھڑے ہو جاتے اور کہتے میر عباس علی صاحب تم تو سید ہو آل رسول ہوتھا رات وہ مرتبہ ہے کہ لوگ تم سے بیعت ہوں اور تم افسوس مرزا کے مرید ہو گئے جو دین سے پھر گیا برکشته ہو گیا امام مہدی ہونے کا دعویٰ کیا۔ امام مہدی تو سیدوں میں سے ہو گا۔ یہ مغل چغل کہاں سے بن گیا نعوذ بالله منہا۔ اور یہ دونوں مولوی عباس علی کے ہاتھ چومنے اور دو ایک روپیہ بھی نذرانہ کا دیتے اور کہتے کہ تمہاری شان علی وارفع وہ ہے کہ تم درود میں شریک ہو اللہم صلی علی مُحَمَّدٍ وَ بَارِكْ وَسَلِّمْ تم اس رتبہ کے آدمی ہو کر افسوس کہاں اور کس مرتد کے مرید ہو گئے عباس علی تھے کہ پھول کے کپا ہو گئے اور انکے اعتقاد میں تزلزل واقع ہو گیا۔“ (تذكرة المهدی صفحات ۱۶۵ تا ۱۶۶)

عزیزم محترم:۔ یہی حال ڈاکٹر عبدالحکیم خاں مرتد صاحب کا بھی ہوا۔ وہ بھی سال ہا سال تک حضور کی بیعت میں رہا۔ پھر اسکی بدختی اُس پر غالب آگئی اور اُس نے یہ فاسد عقیدہ اختیار کر لیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے بغیر بھی نجات ہو سکتی ہے۔ جب حضور کو ڈاکٹر صاحب کے اس عقیدے کی خبر ہوئی تو آپ نے اُسے بذریعہ خطوط سمجھانے کی کوشش کی لیکن وہ سمجھنے کی بجائے آپ کی طرح دن بدن اپنے بعد عقیدہ میں مزید ترقی کرتا چلا گیا۔ بالآخر حضور نے اُسے اپنی جماعت سے خارج کر دیا۔ اسی مرتد کے حوالہ سے حضور حقیقتہ الوجی میں لکھتے ہیں:۔

”اب کہاں ہیں میاں عبدالحکیم خاں مرتد جو میری اس تحریر سے مجھ سے برگشتہ ہو گیا۔ چاہیے کہ اب آنکھ کھول کر دیکھ کے کس طرح خدا نے اپنی ذات پر ایمان لانا رسولوں پر ایمان لانے سے وابستہ کیا ہے۔ اس میں راز یہ ہے کہ انسان میں توحید قبول کرنے کی استعداد اُس آگ کی طرح رکھی گئی ہے جو پھر میں مخفی ہوتی ہے اور رسول کا وجود چھماق کی طرح ہے جو اس پھر پر ضرب توجہ لگا کر اُس آگ کو باہر نکالتا ہے

- پس ہر گز ممکن نہیں کہ بغیر رسول کی چھماق کے توحید کی آگ کسی دل میں پیدا ہو سکے تو حید کو صرف رسول زمین پر لاتا ہے اور اُسی کی معرفت یہ حاصل ہوتی ہے۔ خدا غنی ہے اور وہ اپنا چہرہ رسول کے ذریعہ دکھلاتا ہے۔“ (روحانی خزانہ جلد ۲۲ صفحہ ۱۳۱)

عزیز مُدْا کٹر عبد الغنی صاحب: میں بخوبی جانتا ہوں کہ آپ کلیئے ایک بے علم انسان ہیں اور روحانی دنیا کے پہاڑ اسرار سے واقف نہیں۔ آپ کو کچھ پتہ نہیں کہ وحی کیا ہوتی ہے اور الہام کیا ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے چندہ بندوں سے کس کس طرح کلام فرماتا ہے؟؟ آپ کو یا تو آپ کے نفس نے گمراہ کر رکھا ہے اور یا پھر آپ انتقامی آگ میں جلتے پھر رہے ہیں۔ یقیناً میر عباس علی کی طرح کسی نے آپ کی عقل پر بھی قبضہ کر رکھا ہے۔ یہ جو باتیں میں کہہ رہا ہوں آپ کو اس وقت انکی سمجھ نہیں آئے گی۔ کیونکہ اس وقت آپ آسمان کی بلندیوں پر اڑ رہے ہیں۔ میری ان باتوں کا آپ کو تھوڑے وقت کے بعد پتہ چل جائے گا۔ میں آپ کا ہمدرد تھا اور ہوں اور میں نہیں چاہتا کہ اللہ تعالیٰ کا غصب آپ پر بھڑکے۔ اس بڑھاپے میں تماش بینوں، منافقوں اور پاکھنڈیوں کے شرور سے اپنے آپ کو بچائیں اور دنیا کیلئے تماشہ نہ بنیں۔ اپنے آپ پر بھی اور اپنے اہل و عیال پر بھی رحم فرمائیں اور موعود زکی غلام مسیح الزماں کے حوالہ سے مذہبی دنیا کے دور حاضر کے محمد حسین بطالوی، میر عباس علی لدھیانوی مُرتد اور ڈاکٹر عبد الحکیم مرتد ثانی بننے کی کوشش نہ کریں۔ میں آپ کو یہی نصیحت کروں گا کہ آپ ہوش کے ناخن لیں۔ آپ اللہ تعالیٰ سے بہت توبہ استغفار کریں اور اپنے لیے خاتمه بالخیر کی دعا کیا کریں۔ ہو سکتا ہے اللہ تعالیٰ آپ پر رحم فرمادے۔ میں اللہ تعالیٰ کے حضور آپ کیلئے دعا گو ہوں کہ وہ آپ پر رحم بھی فرمائے اور آپ کو اپنی حفظ و امان میں بھی رکھے اور یہ تبھی ہو گا جب آپ تمash بینوں، منافقوں اور پاکھنڈیوں کے شرور سے بچنے کی سنبھیڈ کو کوشش کریں گے۔ بلاشبہ آپ کے اہل و عیال نیک اور صالح فطرت ہیں۔ میرے دل میں انکی بڑی قدر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں نہ صرف موعود زکی غلام کو قبول کرنے کی سعادت بخشی بلکہ اللہ تعالیٰ نے اُنکے دلوں کو بھی خاکسار کی محبت سے بھر دیا ہے۔ ذلیک فضل اللہ یؤتیہ مَن يَشَاءُ۔ اللہ تعالیٰ آپ کو سمجھ دے اور اس سلسلہ میں آپ کی مدد فرمائے آمین۔ والسلام ۔

جہل کی رات سے باہر نکل کے دیکھ مجھے میں مہرتاباں ہوں آنکھوں کو مل کے دیکھ مجھے
جہالتوں کے تو آسیب کا ہے سحر زدہ کبھی اثر سے تو اس کے نکل کے دیکھ مجھے
خاکسار

عبد الغفار جنبہ۔ کیل، جمنی

موعود زکی غلام مسیح الزماں (موعود مجدد صدی پانزدهم)

مورخہ ۱۵ ستمبر ۱۴۰۷ء

☆☆☆☆☆☆☆

04.05.2015 20:02

DEAR HZT ABDUL GHAFFAR JAMBAH SAHIB ; ASSALAMOALAIKUM W W ; IT IS FOR YOUR NOTICE AND REPLY THAT ;

AS A RESULT OF CHILLA KASHI, HAZOOR ALAIHSSALAM WAS GRANTED ONE "NISHANA REHMAT AT HUSHIARPUR.

AS A RESULT OF A KASHF HAZOOR (as) WAS GRANTED FOUR FRUITS - THREE OF THEM WERE RATHEN, AND ONE THE FOURTH ONE, BEING VERY BIG, SUBZ COLOURED AND HANDSOME WAS TAKEN AS AASMANI FRUIT WHICH WERE NAMED AS A "BASHEER" AND TITLED AS "MUSLEH MAUD" BY HAZOOR ALAHISSALAM.

THE NISHAN E REHMAT WAS ANNOUNCED THROUGH AN ISHTIHAAR " 20TH FEBRUARY, 1886.

GOD TOLD HAZOOR AS; SO BASHARAT HO" AIK WAJEE O PAK LARKA TAMEIN DIA JAEY GA-AIK ZAKI GHULAM TAMEIN MILAY GA" WO LARKA TAERY HEE TUKHM AUR ZURIAT AUR NASLE HUGA"

GOD REVALED THIS MESSAAGE THROUGH AN ILHAM BUT IT WAS ANNOUNCED HIMSELF THROUGH NAFSANI THOUGHT. IT MEANS NEITHER GOD NEITHER HAZOOR ALAHISSAM TOLD FALSE OR WRONG AS IS EVIDENT FROM THE CONTENTS OF OF THE FIRST PART PART OF THE PAISHGOI, WHICH RELATED TO BASHEER AWWAL WHO DIED ON 4TH NOVEMBER 1888.. (MUBARAK WO JO AASMAN SEY AATA HAY)

MY QUESTION TO MY LEADER HZT ABDUL GHAFFAR ALAIHSSALAM THAT HAZOOR AS TOLD IN SUBZ ISHTIAR (PAGE 7 AT FOOTNOTE) THAT HE HAS NOT COMMITTED ANY IJTHADI MISTAKE IN UNDERSTANDING PAISHGOI MUSLEH MAUD,??

HAS MASSIAH MAUD TOLD FALSE ILHAM AND KASHF FOR GRANTING TO HIM ONE NISHAN E REHMAT AND ZAKI GHULAM?????

HAD GOD TOLD HZT MIRZA ALAIHSSALAM WRONG WHO FORGOT TO TELL THE PUBLIC THAT THERE ARE TWO BOYS IN THE PAISHGOI INSTEAD OF ONE??

HAVE YOU BEEN TOLD BY ILHAM / KASHFTHAT TF IT WAS FOR TWO BOYS OR GOD AND MIRZA SAHIB ARE MISTAKEN (NAOUZOBILLAH) ???????

GOD IS TRUE OR MIRZA SAHIB IS TRUE?

ARE YOU WRONG OR MISTAKEN OR MISUNDERSTANDING THE PAISHGOI MUSLEH MAUD??

ABDUL GHANI

YOUR KIND ANSWERS ARE EARNESTLY REQUESTED??

THE SECOND PART OF THE PROPHECY RELATE TO "MUSLEH MAUD" NAMELY FAZLE, MAHMOOD, BASHIR SANI AND FAZL E UMAR.